ہم اس تجویز پر لکھنے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ صاحب جامع المجددین مولانا عبد الباری صاحب ندوی نے سبقت فرما کر صدق جدید کی پچھلی دو اشاعتوں میں اس پر ایک مقالہ لکھا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اُس کو عمل میں لانے کے لئے انھوں نے باقاعدہ جدوجہد بھی شروع کردی ہے۔ مولانا نے "اول خویش بعدہٗ درویش" کے اصول پر اس تحریک کا آغاز لکھنؤ سے کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ چوں کہ لکھنؤ تعلیم جدید کا ایک بڑا مرکز اور صوبہ اترپردیش کا دارالحکومت ہے اس لئے وہاں ایسے ہوسٹل کی بڑی ضرورت ہے ہم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس اہم ملی کام میں مولانا کے ساتھ پورا تعاون کریں اور ملک کے دوسرے بڑے شہروں میں بھی اسی قسم کے ہوسٹل قائم کرنے کے لئے کوشش کریں، جنوبی ہند کی انجمن اسلامیہ جو نہایت خاموشی سے مسلمانوں کی تعمیری اور ٹھوس خدمات انجام دے رہی ہے وہ اس کام کو بھی عرصہ سے کر رہی ہے اور اس سے قوم کو بڑا فائدہ پہنچا ہے۔

جیسا کہ توقع تھی ریاستی حد بندی کمیشن کی رپورٹ کا یہ فائدہ تو ہوا کہ وزیر داخلہ نے پارلیمنٹ میں لسانی اقلیتوں کے تعلیمی اور لسانی مفادات کے تحفظ اور ان کی دیکھ بھال کے لئے ایک کمشنر کے تقرر کا اعلان کردیا جو ہر سال اپنی رپورٹ پیش کرے گا اور اُس کی روشنی میں پارلیمنٹ کو یہ معلوم کرنے کا موقع ملے گا کہ لسانی اقلیتوں کے حقوقِ متعلقہ کہاں تک محفوظ ہیں اور اُن کے ساتھ کہاں کہاں ناانصافی ہو رہی ہے۔ محترم صدر جمہوریہ کی خدمت میں اردو سے متعلق جو محضر نامہ پیش کیا گیا تھا وزیر داخلہ کا یہ اعلان درحقیقت اسی محضر نامہ کا جواب ہے اور اگر اُردو دانوں نے اس وقت مستعدی۔ بیدار مغزی اور مخلصانہ سرگرمی و جوش سے کام لیا تو امید ہے کہ اُردو زبان سے متعلق ناانصافی کی جو شکایات ہیں بڑی حد تک ان کا ازالہ ہو سکے گا۔